تزکیہ نفس کی ضرورت، ہرشخص کے لیے

[ان] مباحث سے تین باتیں واضح ہوئیں:

۱- ایک یہ کہ تزکیہ تمام دین و شریعت کی غایت اور تمام انبیاؑ کی بعثت کا اصلی مقصود ہے۔ دین میں جو اہمیت اس چیز کو حاصل ہے، وہ اہمیت دوسری کسی چیز کو بھی حاصل نہیں ہے۔ دوسری ساری چیزیں وسائل و ذرائع رکھتی ہیں اور یہ چیز غایت و مقصد کی حیثیت رکھتی ہے۔ انبیا علیہم السلام کی تمام سرگرمیاں، خواہ ظاہر میں کتنے ہی مختلف پہلو کیوں نہ رکھتی ہوں، لیکن باطن میں ان کا ہدف انسان اور انسانی معاشرے کے تزکیے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔

۲- دوسری بات یہ واضح ہوئی کہ تزکیے کا سرچشمہ اور اس کا منبع و مصدر کتاب اللہ ہے۔ اسی کی تعلیم سے تزکیے کا آغاز ہوتا ہے اور پھر اسی کے اسرار و حقائق ہیں جو نبی کے ذریعے سے واضح ہو کر اس تزکیے کی تکمیل کرتے ہیں۔ چنانچہ یہی نکتہ ہے کہ سورۂ بقرہ [۱۲۹، ۱۵۱] اور سورۂ جمعہ [۲] کی جو آیتیں ہم نے اُوپر نقل کی ہیں ان میں تزکیے کو تلاوتِ آیات کے ساتھ اس طرح وابستہ کیا ہے کہ یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ تزکیہ درحقیقت تلاوتِ آیات ہی کے ثمرات و نتائج میں سے ہے۔ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيۡكُمۡ (تم کو ہماری آیتیں سناتا ہے اور تمھارا تزکیہ کرتا ہے)، يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ (ان کو ہماری آیتیں سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے)۔

۳- تیسری حقیقت یہ واضح ہوئی کہ تزکیے کا عمل انسانی معاشرے کے کسی خاص گروہ تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق تمام افراد اور تمام گروہوں بلکہ پورے معاشرے سے یکساں طور پر ہے۔ کوئی شخص بھی اس کے بغیر آخرت میں نجات اور فلاح نہیں حاصل کرسکتا۔ اِس کی حیثیت دین میں صرف ایک فضیلت کی نہیں ہے بلکہ ہر شخص کے لیے ایک ناگزیر انفرادی ضرورت کی ہے۔ یہ نجات اور فلاحِ آخرت کے لیے ایک ضروری شرط ہے جس کو پورا کیے بغیر کوئی شخص بھی جنت میں نہیں داخل ہوسکتا۔ (’تزکیہ نفس‘، مولانا امین احسن اصلاحی، ترجمان القرآن، جلد ۳۹، عدد ۵، جمادی الاولیٰ ۱۳۷۲ھ، فروری ۱۹۵۳ء، ص ۴۷)